| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

بسم اللہ الرحمٰن

مقدمہ

برائے مہربانی تمام ممبرز اسے ضرور پڑھیں

قارئین کرام آج سے کچھ عرصہ پہلے یہاں ہمارے ایک بریلوی بھائی شان اسلم صاحب نے الیاس قادری صاحب کا ایک رسالہ اپلوڈ کیا تھا جو قیامت کی نشانیوں پر مشتمل تھا اس میں ایک صفحہ پر حضورﷺ کیلئے قیامت کے علم کلی کو ثابت کیا گیا تھا اور اس پر چند تفسیری حوالے بھی دیئے تھے جس کی وضاحت میں کافی عرصے سے ان حضرات سے مانگ رہا ہوں مگر ابھی تک ان حضرات کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔ سو میں خود ہی اب اس مسئلے کی وضاحت کر رہا ہوں۔ مجھے بریلوی حضرات سے تو کوئی توقع نہیں کہ میرا یہ مضمون ان کو راہ ہدایت پر لے آئے گا البتہ میرے وہ ساتھی جو اس مسئلہ کا زیادہ علم نہیں رکھتے ان کیلئے میرا یہ مضمون یقیناً صراط مستقیم ثابت ہوگا۔

یاد رہے کہ یہاں گفتگو مطلق علم الغیب پر نہیں ہے بلکہ حضورﷺ سے قیامت کے علم کے قیامت کب آئے گی کی نفی ہے صراحتاً، اور اسی کے ضمن میں حضورﷺ کے علم الغیب ما کان ما یکون الی یوم القیامۃ کا بھی کنایۃ رد ہو جائے گا۔ بریلوی حضرات کی یہ عادت ہے کہ جب ان کے پاس جواب نہیں ہوتا تو وہ گفتگو کی افادیت ختم کرنے کیلئے فضول ریپلے کر کے سپامنگ کرتے ہیں لہذا میں صرف شان اسلم صاحب کے ریپلے کا ہی جواب دونگا کسی اور ممبر کا نہیں اگر چہ وہ میرے اس آرٹیکل کا جواب ہی کیوں نہ ہو اگر کسی اور نے مجھ سے بات کرنی ہے تو اس گفتگو کے اختتام پر شوق سے کر لے۔

شان اسلم صاحب سے میری پہلی اور آخری درخواست ہے کہ جب وہ میرے اس مضمون کو جواب کیلئے اپنے فورم پر چپکائے تو پورا مضمون وہاں دے اور ایک ایک بات کا جواب لیکر آئیں یہ نہ ہو کہ میٹھا میٹھا ہپ ہپ کڑوا کڑوا تھو تھو۔ نیز شان اسلم صاحب مجھے معلوم ہے کہ اب یا تو آپ کے کمپیوٹر کی کیبل خراب ہو جائے گی یا دسمبر کے ٹیسٹ شروع ہو جائیں گے جس کی وجہ سے آپ کو جوابات دینے میں کچھ ٹائم لگے گا سو بتانے کی ضرورت نہیں آپ تسلی سے اور آرام سے خوب تحقیق کر کے اس کے جوابات دیں۔ مجھے کوئی جلدی نہیں ہے۔

دوستوں قرآن مجید خدا کا وہ مکمل اور آخری پیغام ہے جو قیامت تک کیلئے نبی آدم کی رہنمائی اور ہدایت کا کفیل بن کر آیا ہے۔ اس کے نازل کرنے والے حکیم وخبیر نے خود اس کا تعارف اس کے دیباچہ میں ان الفاظ میں کروایا: الم ذالک الکتب لا ریب فیه هدی للمتقین یہ کتاب مقدس ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے متقیوں کیلئے سراپا ہدایت ہے ایک دوسری جگہ اس کا منشاء نزول یہ بتلایا گیا ہے کہ کتاب انزلنا الیک لتخرج الناس من الظلمات الی النور یہ مقدس کتاب ہے اس کو ہم نے آپ کی طرف اس لئے نازل کیا ہے کہ تم اس کے ذریعے سے لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنیوں میں لے آؤ۔ ایک اور موقعہ پر اس کی تنزیل کا مقصد بیان فرمایا کہ وما انزلنا علیک الکتاب الا لتبین لهم الذی اختلفوا فیه وهدی و رحمة لقوم یومنون ۔ اے رسول ہم نے آپ پر اپنی یہ کتاب اسی لئے نازل کیا ہے کہ تم ان حقائق کو کھول دو جن میں لوگوں کا اختلاف ہے اور ہماری یہ کتاب تو سراپا ہدایت اور رحمت ہے ماننے والی قوم کیلئے۔

پس اب قرآن ہی وہ کلام ربانی ہے اور صحیفہ آسمانی ہے جو ہمارے تمام اختلافات ونزاعات کا ناطق فیصلہ دے سکتا ہے اور اسی پر اب اہل زمین کی نجات کا مدار ہے اور وہی ہدایت کا مخزن اور مرکز ہے۔ پس اگر آج امت مسلمہ کے کسی فرد کو کسی مسئلہ پر تردد ہو تو چاہئے کہ سب سے پہلے اس کا حل قرآن پاک سے تلاش کیا جائے پھر اگر خدا کی اس مقدس کتاب سے ہمارے سوال کا جواب مل جائے تو اسی پر ایمان و اعتقاد کی بنیاد رکھ دیجائے جو اس کا فیصلہ ہے وہی خالق ارض سماء کا فیصلہ ہے اور اس سے سرتابی انتہاء درجے کی گمراہی اور شقاوت ہے۔ اب آئے دیکھتے ہیں کہ قرآن اس مسئلہ پر ہمیں کیا بتلاتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کا علم نہیں تھا

﴿آیت نمبر ۱﴾ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ اَکَادُ اُخۡفِیۡهَا لِتُجۡزٰی کُلُّ نَفۡسٍۭ بِمَا تَسۡعٰی ﴿سورہ طٰہٰ آیت ۱۵﴾ قیامت مقرر آنی ہے میں چھپا رکھتا ہوں اس کو کہ بدلہ ملے ہر جی کو جو وہ کماتا ہے (ترجمہ حضرت شاہ عبد القادرؒ)۔

قارئین کرام اس آیت سے صراحتہ یہ معلوم ہوا کہ قیامت کے وقت خاص کو اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام بندوں سے مخفی رکھا ہے اب میں اس آیت کی تفسیر میں ان حضرات کو اقوال کو پیش کروں گا کہ جو فریقین کے درمیان متفق علیہ ہیں اور اکابرین امت میں جنکا شمار ہوتا ہے۔ وقت کی کمی اور اختصار کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے میں تمام آیات جن کو میں آگے چل کر مستقل بطور دلیل بیان کرونگا میں صرف ایک تفسیری حوالہ دونگا ﴿کہیں کہیں ضرورت کی بنا پر ایک سے زیادہ تفسیری حوالے بھی آسکتے ہیں﴾۔

حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ جو علم قرآن میں کسی تعارف کے محتاج نہیں جن کے بارے میں خود خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد ہے کہ علم قرآن عبد اللہ ابن مسعود سے حاصل کرو ان کی قرأت اس آیت میں یہ منقول ہے ان الساعة اتية اكاد اخفيها من نفسي ﴿تفسیر ابن کثیر ج ۵ ص ۲۷۷ دار طیبہ ریاض سعودی عرب، و در منثور﴾ اور اس قرأت کے ناقلین ساتھ ہی اس کی توضیح وتشریح بایں الفاظ بیان فرماتے ہیں: يقول اكتمها من الخلائق حتى لو استعطت ان اكتمها من نفسي لفعلت ﴿ابن کثیر ص ۲۷۷ ج ۵﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیامت یقیناً آنے والی ہے میں اس کو پوشیدہ رکھوں گا تمام مخلوق سے حتیٰ کہ اگر میں اس کو اپنے سے بھی مخفی رکھ سکتا تو ضرور ایسا کرتا۔ حضرت ابی بن کعبؓ اسی طرح عبد اللہ ابن عباسؓ کی قرات بھی یہی ہے دیکھئے تفسیر ابن کثیر مطلب اور خلاص اس آیت کا یہ نکلا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے مخصوص وقت کو انتہائی پوشیدہ رکھنا چاہتا ہے حتیٰ کے اگر ممکن ہوتا تو اس کے علم کو خود سے بھی مخفی رکھتا اب آپ ہی بتلائیں کہ بھلا وہ اس کے علم پر اپنے کسی بندے کو کیوں مطلع کرتا۔ افسوس قرآن کا فیصلہ۔ اکابر صحابہ کرام کا فیصلہ مفسرین کا فیصلہ آپ کے سامنے اور اس کے مقابلے میں الیاس قادری صاحب کا قول بھی فیصلہ آپ فرمائیں کہ آپ کس کے قول کو پسند فرمائیں گے میں اس پر کچھ نہیں کہوں گا۔

﴿آیت نمبر ۲﴾ یَسۡـَٔلُکَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلۡ اِنَّمَا عِلۡمُهَا عِنۡدَ اللّٰهِ وَمَا یُدۡرِیۡکَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَکُوۡنُ قَرِیۡبًا ﴿سورہ احزاب آیت ۶۳﴾ لوگ پوچھتے ہیں تجھ سے قیامت کو تو کہہ اس کی خبر ہے اللہ ہی کے پاس اور تو کیا جانے شاید وہ گھڑی قریب ہی ہو۔

عمدة المفسرین وامام المفسرین حافظ ابن کثیرؒ اپنی مشہور ومعروف تفسیر میں اس آیت کی تفسیر ان الفاظ میں فرماتے ہیں:

يقول تعالى خبرا لرسوله صلوة الله وسلامه عليه انه لا علم له بالساعة وان ساله الناس عن ذالک و ارشده ان يرد علمها الى الله عز و جل كما قال تعالى فى سورة الاعراف و هى مكية هذا مدنية فاستمر الحا ل فى رد علمها الى الذى يقيمها لكن اخبره انها قريبة بقوله وما يدريک لعل الساعة تكون قريبا ﴿تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۴۸۳﴾ **اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کو بتلایا ہے کہ آپ کو قیامت کا علم نہیں ہے اگر چہ لوگ پوچھا کریں اور آپ کو ہدایت کی ہے کہ اس کے علم کو خدا ہی کے سپرد کریں** جیسا کہ سورہ اعراف (کی مذکورہ بالا آیت) میں یہی حکم دیا ہے اور وہ آیت مکی ہے اور یہ مدنی۔ پس علم قیامت کو اس کے قائم کرنے والے ہی کے حوالے کرنا مستمر رہا۔ البتہ وما یدریک لعل الساعة تکون قریبا فرما کر آپ کو یہ بتلا دیا گیا کہ فی الجملہ وہ قریب ہی ہے۔

قارئین کرام!! غور فرمائیں انصاف اس دنیا سے مٹ نہیں گیا اللہ تعالیٰ تو فرما رہا ہے کہ آپ کو قیامت کے دن کا علم نہیں اور جو پوچھا کریں ان کو بھی یہی جواب دیں مگر الیاس قادری صاحب فرماتے ہیں کہ نہیں حضور ﷺ کو اس کا علم تھا۔ گویا اللہ اور اس کا رسول ﷺ دونوں جھوٹ بولتے رہے اور لوگوں کے

ساتھ ڈرامے کرتے رہے نعوذباللہ استغفراللہ۔۔سوچئے کیا یہی عشق رسول ہے۔۔؟؟؟ کیا یہی امام اہلسنت ہونے کی نشانی ہے۔۔؟؟؟ فیصلہ آپ کریں ۔ایک اور حوالہ اسی آیت کی تفسیر میں ملاحظہ فرمالیں:

قل انما علمها عند الله وما يدريک يعلمک بها ای انت لا تعلمها ﴿جلالین ص ۳۵۷﴾ آپ فرمادیجئے کہ اس کا علم بس خدا ہی کو ہے اور آپ اس کو کیوں کر جانیں یعنی آپ اس کو نہیں جانتے۔

﴿آیت نمبر ۳﴾ وَيَقُولُونَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنتُمْ صَادِقِيْنَ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَ اِنَّمَا اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿سورہ ملک ع ۲ آیت ۲۵، ۲۶﴾ اور کہتے ہیں کب ہے یہ وعدہ اگر تم سچے ہو تو کہہ خبر تو ہے اللہ ہی کے پاس اور میں تو یہی ڈر سنانے والا ہوں کھول کر۔

عمدۃ المفسرین حافظ عماد الدین ابن کثیرؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

قل انما العلم عند الله و انما انا نذير مبين ای لا يعلم وقت ذالک علی التعيين الا الله عز و جل لکنه امرنی ان اخبرکم ان هذا کائن و واقع لا محالة فاحذروه ﴿تفسیر ابن کثیر ج ۸ ص ۱۸۲﴾ اور آپ فرمادیجئے کہ وعدہ یعنی قیامت کا علم خدا ہی کے پاس ہے اور میں تو بس صاف صاف ڈرانے والا ہوں اس کے معین اور مقررہ وقت کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا البتہ اس نے مجھے حکم دیا کہ میں تم کو اس قیامت کی خبر دے دوں کہ وہ ضرور آنے والی ہے لہٰذا اس سے ڈرتے رہو۔

قارئین کرام یہ آیات اور تفاسیر اس قدر واضح ہیں کہ ان پر مزید تبصرہ کرنا محض وقت کا ضیاں ہے۔قربان جاؤں قرآن کی بلاغت پر کہ اس آیت میں کلمہ حصر انما کو ذکر کرکے اس بات کو محصور کردیا کہ قیامت کا علم اللہ ہی کو ہے اور قربان جاؤں ابن کثیرؒ پر کہ وہ بھی اس حصر کا خیال کرتے ہوئے تفسیر میں الا کو نفی کے بعد ذکر کرکے کلام میں حصر کو پیدا کردیا۔(یہ خالصۃ علمی اصطلاح ہے اسے سمجھنے کیلئے اور اس کا فائدہ جاننے کیلئے کسی مستند عالم سے رجوع کریں)۔

﴿آیت نمبر ۴﴾ ویقولون متی هذا الوعد ان کنتم صادقين .قل لا املک لنفسی ضرا و لا نفعا الا ماشاء الله ﴿سورہ یونس ع ۵ آیت ۴۸، ۴۹﴾ اور کہتے ہیں کب ہے یہ وعدہ اگر تم سچے ہو تو کہہ میں مالک نہیں اپنے واسطے برے کا نہ بھلے کا مگر جو چاہے اللہ۔

قارئین کرام یہاں بھی قیامت کے متعلق ہی سوال کیا جارہا ہے جس کے جواب میں کوئی وقت نہیں بتلایا گیا بلکہ مزید ترقی کرکے یہ جواب دیا گیا تم قیامت کے وقت کا پوچھتے ہو جس کا تعلق تمام مخلوق سے ہے میں تو اپنے ذات کے نفع ونقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتا وہ بھی خدا ہی کے زیر مشیت ہے گویا نہایت لطیفہ اشارہ کردیا گیا کہ تمہارا یہ سوال نہایت بے محل ہے اور قیامت کا علم بس محض اللہ ہی کو ہے اس توجیہ کے بعد سوال وجواب میں توضیح بھی پیدا ہوجاتی ہے۔والحمد اللہ علی ذالک۔عمدۃ المفسرین حافظ عماد الدین ابن کثیرؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ:

قل لا املک لنفسی ضرا و لا نفعا الا ماشاء الله ای لا اقول الا ما علمنی ولا اقدر علی شیء مما استاثر به الا ان يطلعنی عليه فانا عبده و رسوله اليکم و قد اخبرتکم بمجئی الساعة و انها کائنة ولم يطلعنی علی وقتها ﴿تفسیر ابن کثیر ص ۲۸۳ ج ۴﴾ جواب کا مطلب یہ ہے کہ تم سے میں نہیں کہتا مگر وہ جو اللہ تعالیٰ مجھے تعلیم فرماتا ہے اور جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے مخصوص فرمائی ہیں ان پر قادر نہیں ہوں مگر یہ کہ وہ مجھے اس کی اطلاع دے دے، میں تو اس کا بندہ ہوں اور اس کا رسول ہوں بھیجا ہوا تمہاری طرف اور میں نے تم کو قیامت کے آنے کی خبر دے دی ہے اور اس خدا نے مجھے اس کے وقت معین کی اطلاع نہیں دی ہے۔

قارئین کرام آپ ہی فیصلہ کریں کہ اس قدر واضح دلائل کے بعد بھی کسی کو یہ کہنے کی جرات ہوسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضورﷺ قیامت کے دن کا علم دیا تھا افسوس کہ جس طرح قادیانیوں نے ختم نبوت کے مسئلہ پر اس قدر تاویلات کی دبیز چادر چڑھادی کہ آج ہمیں اس پر دلائل دینے پڑتے ہیں اسی طرح آج ان لوگوں کا حال ہے کہ کس طرح موضوع روایات اور تاویلات یہودیانہ سے تمسک پکڑ کر عقائد کو ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

﴿ آیت نمبر ۵ ﴾ویقولون متی هو قل عسی ان یکون قریبا ﴿سورہ بنی اسرائیل ع ۵ آیت ۵۱﴾ اور کہیں گے کب ہے وہ تو کہہ شائد نزدیک ہی ہو۔ دوستوں! یہاں بھی وقت قیامت کے سوال کے جواب میں صرف اس کا قرب زمانی بیان فرمایا گیا کوئی خاص وقت نہیں بتلایا گیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے وقت مخصوص کا علم کسی کو دینا حق تعالیٰ کو منظور ہی نہیں چنانچہ امام فخر الدین رازیؒ اسی نکتے پر تنبیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

واعلم انه تعالی بین فی القرآن انه لا یطلع احدا من الخلق علی وقته المعین فقال ان الله عنده علم الساعة و قال انما علمها عند ربی و قال ان الساعة اتیة اکاد اخفیها .فلا جرم قال تعالی قل عسی ان یکون قریبا ﴿تفسیر کبیر ص ۳۵۳ ج ۷ دار الاحیاء التراث العربی بیروت﴾ معلوم ہونا چاہئے کہ حق تعالیٰ نے قرآن مجید میں صاف طور سے یہ بیان فرمادیا کہ وہ **اپنی مخلوق میں سے کسی کو بھی قیامت کے وقت مقرر کی اطلاع نہیں دے گا**۔ چنانچہ فرماتا ہے کہ۔۔الخ۔

﴿ آیت نمبر ۶ ﴾قل ان ادری اقریب ما توعدون ام یجعل له ربی امدا ﴿سورہ جن ع ۲ آیت ۲۵﴾ تو کہہ کہ میں نہیں جانتا کہ نزدیک جس چیز کا تم سے وعدہ ہے یا کردے اس کو میرا رب ایک مدت کی حد۔

اس آیت کی تفسیر میں عمدۃ المفسرین حضرت علامہ عماد الدین ابن کثیرؒ قمطراز ہیں کہ:

یقول تعالی امرا رسول ﷺ ان یقول الناس انه لا علم له بوقت الساعة ولا یدری اقریب وقتها ام بعید .قل ان ادری اقریب ما توعدون ام یجعل له ربی امدا ای مدة طویلة و قد کان ﷺ یسئل عن وقت الساعة فلا یجیب عنها ولما تبدی له جبرائیل فی صورة اعرابی کان فیما ساله ان قال یا محمد فاخبرنی عن الساعة فقال ما المسئول عنها باعلم من السائل ﴿تفسیر ابن کثیر ص ۲۴۶ ج ۷﴾ حق تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو یہ حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ آپ لوگوں سے فرمادیجئے کہ مجھ کو قیامت کے وقت کا علم نہیں ارشاد فرماتا ہے آپ کہہ دیجئے کہ مجھے خبر نہیں کہ آیا قریب ہی ہے وہ قیامت جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے یا میرا خدا اس کیلئے طویل مدت مقرر کرے گا اور حضور ﷺ سے قیامت کے وقت کا سوال کیا جاتا تھا تو آپ اس کا جواب نہیں دیتے تھے اور جب حضرت جبرائیلؑ ایک بدوی کی شکل میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کچھ سوالات کئے تو ان میں ایک سوال یہ بھی تھا کہ اے محمد مجھ کو بتلائے کہ قیامت کب ہوگی تو حضور ﷺ نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ اس بارہ میں میرا علم تم سے زیادہ نہیں (یعنی اس کی کسی کو خبر نہیں)۔

﴿ آیت نمبر ۷ ﴾یسئلونک عن الساعة ایان مرسها قل انما علمها عند ربی لا یجلیها لوقتها الا هو ثقلت فی السموت و الارض لا تاتیکم الا بغتة یسئلونک کانک حفی عنها .قل انما علمها عند الله ولکن الکثر الناس لا یعلمون ﴿سورہ اعراف آیت ۱۸۷﴾ تجھ سے پوچھتے ہیں قیامت کس وقت ہے تو کہہ اس کی خبر تو ہے میرے رب ہی کے پاس وہی کھول دکھادے گا اس کو اپنے وقت بھاری بات ہے آسمان وزمین میں تم پر آوے گی تو بے خبر آوے گی تجھ سے پوچھنے لگتے ہیں گویا کہ تو اس کا تلاشی ہے تو کہہ اس کی خبر ہے خاص اللہ کے پاس لیکن اکثر لوگ سمجھ نہیں رکھتے۔

اس آیت کی شان نزول میں مشہور محقق شیخ محمد علی الصابونی اپنی مایہ ناز تفسیر صفوۃ التفاسیر میں فرماتے ہیں کہ: روی ان المشرکین قالوا للنبی ﷺ ان کنت نبیا فاخبرنا عن الساعة متی تقوم ؟ فانزل الله یسئلونک عن الساعة ایان مرسها ﴿ص ۴۵۱ ج ۱﴾ روایت کیا گیا ہے کہ مشرکین حضور ﷺ سے کہتے کہ اگر آپ واقعی اللہ کے نبی ہیں تو ہمیں بتلائیں کہ قیامت کب آئے گی جس پر اللہ نے ان آیات کو نازل فرمایا۔

گویا وہ مشرکین بھی نبی کی عظمت کو، نبی کی نبوت کے اثبات کیلئے علم القیامۃ کو لازمی تصور کرتے کہ ہم اسی وقت آپ کو نبی مانیں گے اور آپ کی

قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا آپ فرمادیجئے اس کا علم بس میرے رب ہی کو ہے نہیں ظاہر کریگا اس کا اس کے وقت پر خدا کے سوا یعنی خدا ہی اس کو اس کے وقت پر ظاہر کرے گا۔ بھاری ہے وہ آسمان اور زمین میں یعنی قیامت اپنی ہولنا کی کی وجہ سے اہل ارض وسماء پر بہت شاق ہے اور وہ تم پر اچانک اور بے خبری میں ہی آئے گی وہ لوگ آپ سے ایسے سوال کرتے ہیں گویا کہ آپ اس کے بہت ہی متلاشی ہیں اور آپ نے تحقیق وتفتیش کر کے گویا اس کو معلوم ہی کرلیا ہے آپ ان سے فرمادیجئے کہ اس کا علم بس خدا ہی کو ہے (یہ مضمون سابق کی تائید مزید ہے) لیکن بہت سے نا آشنایان حقیقت اس بات کو نہیں جانتے کہ قیامت کا علم خدا ہی کے پاس ہے ﴿سبحان اللہ! جیسے کہ آج کل کا بریلوی طبقہ کے جو کہتا ہے کہ نہیں قیامت کا علم حضور ﷺ کے پاس تھا لیکن نعوذ باللہ شیعہ کی طرح آپ ﷺ تقیہ کررہے تھے کہ لوگ پوچھتے اور آپ تو اضع کر کے اس کو چھپاتے ﴾۔

﴿آیت نمبر ۸﴾ قل لایعلم من فی السموت ولارض الغیب الا اللہ وما یشعرون ایان یبعثون ﴿سورہ نمل ع ۵﴾ تو کہہ خبر نہیں رکھتا جو کوئی آسمان اور زمین میں چھپی چیز کی مگر اللہ اور ان کو خبر نہیں کہ کب جلائے جاویں گے۔

اس آیت کی تفسیر میں عمدۃ المفسرین حافظ الحدیث امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ:

یقول تعالی امر لرسولہ ﷺ ان یقول معلما لجمیع الخلق انہ لا یعلم احد من اھل السموت والارض الغیب الا اللہ و قولہ تعالی الا اللہ استثناء منقطع ای لا یعلم احد ذلک الا اللہ عز و جل فانہ المتفرد بذالک وحدہ لا شریک لہ کما قال تعالی و عندہ مفاتیح الغیب لا یعلمھا الا ھو الآیہ وقال تعالی ان اللہ عندہ علم الساعۃ الی اخرہ السورۃ والایات فی ھذا کثیرۃ و قولہ تعالی وما یشعرون ایان یبعثون ای وما یشعر الخلائق الساکنون فی السموت و الارض بوقت الساعۃ کما قال تعالی ثقلت فی السموت والارض لاتاتیکم الا بغتۃ ای ثقل علمھا علی اھل السموت والارض وقال ابن ابی حاتم حدثنا ابی قال قال حدثنا علی بن الجعد قال حدثنا ابو جعفر الرازی عن داؤد بن ابی ھند عن الشعبی عن مسروق عن عائشۃ قالت من زعم انہ یعلم یعنی النبی ﷺ ما یکون فی غد فقد اعظم علی اللہ الفریہ لان اللہ تعالی یقول قل لا یعلم من فی السموت والارض الغیب الا اللہ ﴿تفسیر ابن کثیر ص ۲۰۸ ج ۶﴾ اللہ تعالی اپنے رسول ﷺ کو حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ آپ تمام مخلوق کو بتلادیں کہ آسمان زمین کے رہنے والوں میں سے کوئی بھی خدا کے سوا غیب کا علم نہیں رکھتا اور الا اللہ استثناء منقطع ہے مطلب یہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو بھی غیب کا علم نہیں ہے وہ اس کے ساتھ متفرد ہے اس میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے جیسا کہ وہ دوسری جگہ بھی فرماتا ہے (وہی آیتیں جو متن میں ہیں)۔۔۔اور اس بارے میں بہت سی آیتیں قرآن پاک میں ہیں اور وما یشعرون ایان یبعثون کا مطلب یہ ہے کہ زمین وآسمان کے بسنے والی مخلوق کو قیامت کے وقت کا پتہ نہیں جیسا کہ دوسری جگہ بھی فرمایا ہے ثقلت فی السموت والارض لاتاتیکم الابغتۃ جس کا مطلب یہی ہے کہ آسمان وزمین والوں پر قیامت کا علم بہت بھاری ہے اور ابن ابی حاتم بسند المذکور حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص گمان کرے کہ حضور ﷺ کل (آئیندہ ہونے والی) باتوں کو جانتے تھے تو اس نے اللہ تعالی پر بہت بڑا بہتان باندھا کیونکہ وہ تو فرماتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی بھی غیب سے باخبر نہیں۔

﴿آیت نمبر ۹﴾ الیہ یرد علم الساعۃ وما تخرج من ثمرات من اکمامھا وما تحمل من انثی ولا تضع الا بعلمہ ﴿حم سجدہ ع ۶ آیت ۴۷ پارہ ۲۵﴾ اسی کی طرف حوالہ ہے خبر قیامت کی اور کوئی میوے نہیں جو نکلتے ہیں اپنے غلاف سے اور گابھ نہیں رہتا کسی مادہ کو اور نہ وہ جنے جس کی اس کو خبر نہیں۔

علامہ جلال الدین محلیؒ تفسیر جلالین میں فرماتے ہیں کہ الیہ یرد علم الساعۃ متی یکون لا یعلمہ غیرہ یعنی خدا ہی کی طرف حوالہ کیا جاتا ہے قیامت کا علم کہ کب ہوگی اس کے سوا کسی کو اس کا علم نہیں۔ حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ: الیہ یرد علم الساعۃ ای لا یعلم ذالک احد سواء

كما قال محمد ﷺ و هو سيد البشر لجبرئل عليه الصلوة والسلام وهو من سادات الملائكة حين سائله عن الساعة فقال ما المسئول عنها باعلم من السائل وكما قال عز و جل الى ربک منتهها و قال جل جلاله لا يجليها لوقتها الا هو ﴿تفسیر ابن کثیر ص ۱۸۵ ج ۷﴾ (اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ) اس کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا جیسا کہ حضرت محمد ﷺ نے جو سید البشر ہیں حضرت جبرائیلؑ جو سرداران ملائکہ میں سے ہیں وقت قیامت کے سوال کے جواب میں فرمایا تھا کہ مسئول کا علم (اس معاملہ میں) سائل سے زیادہ نہیں۔ اور جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا الی اخر۔

﴿آیت نمبر ۱۰﴾ يسئلونک عن الساعة ايان مرسها فيم انت من ذكرها الى ربک منتهها انما انت منذر من يخشها ﴿سورہ النزعت ع ۲ پارہ ۳۰﴾ تجھ سے پوچھتے ہیں وہ گھڑی کب ہے ٹھہراؤ اس کا تو کس بات میں ہے اس کے مذکور سے تیرے رب کی طرف ہے پہنچ اس کی تو تو ڈر سنانے کو ہے اس کو جو اس سے ڈرتا ہے۔

حافظ ابن کثیرؒ فيم انت من ذكرها الى ربک منتهها کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ: اى ليس علمها اليک ولا الى احد من الخلائق بل مردها و مرجها الى الله عز و جل فهو الذى يعلم وقتها على اليتقيين ولهذالما سائل جبرئيل رسول الله ﷺ عن وقت الساعة قال مالمسئول عنها باعلم من السائل ﴿تفسیر ابن کثیر ص ۳۱۸ ج ۸﴾ یعنی **اس قیامت کے وقت خاص کا علم نہ آپ کو ہے نہ کسی اور مخلوق کو بلکہ اس کا مدار و مرجع بس خدا ہی ہے** پس وہی اس کے وقت معین کو جانتا ہے اور اس واسطے جب جناب جبرائیلؑ نے حضرت رسول خدا ﷺ سے قیامت کے وقت کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس میں مسئول کا علم سائل سے زیادہ نہیں (یعنی جس طرح آپ اس کو نہیں جانتے میں بھی نہیں جانتا)۔

علامہ جلال الدین محلی علیہ الرحمۃ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ:

اى ليس عندک علمها حتى تذكرها الى ربک منتهها اى منتهى علمها لا يعلمه غيره ﴿تفسیر جلالین ص ۴۹۰﴾ آیت کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو قیامت کے وقت کا علم نہیں ہے کہ آپ ان سوال کرنے والوں کو بتلائیں خدا ہی کی طرف اس کی انتہا ہے یعنی اس کا علم بس خدا ہی پر ختم ہے اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

تلک عشرة کاملة

قارئین کرام! میں نے آپ حضرات کے سامنے قرآن مجید کی دس آیتیں پیش کی یہ آیتیں خود اس قدر واضح تھیں کہ ان کی کسی تفسیر و توضیح کی ضرورت نہ تھی مگر آپ حضرات کی تسلی کیلئے ہم نے ان آیات کی تفسیر میں اکابرین امت جو کہ فرقیقین کے درمیان متفقہ علیہ بزرگان دین ہیں جن پر آج بھی امت مسلمہ کو فخر ہے کے تفسیری اقوال پیش کئے۔یہ تمام حوالہ جات اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ قیامت کا علم صرف اللہ تعالی ہی کو ہے کہ کب واقع ہو گی اس کے واقع ہونے کا علم نہ تو حضور ﷺ کو ہے اور نہ کسی اور مخلوق کو مگر افسوس کے الیاس قادری صاحب اور تمام امت بریلویہ کس طرح قرآن سے صریح بغاوت کرتے ہوئے اپنا یہ عقیدہ پیش کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کو قیامت کا بھی علم تھا قارئین کرام دونوں موقف آپ کے سامنے ہیں میں اس پر

مزید کچھ نہیں کہونگا ۔فیصلہ اب آپ نے کرنا ھے کہ آپ نے قرآن کا عقیدہ اپنانا ھے یا الیاس قادری صاحب کا۔

تمام امت بریلویہ سے فقیر کا مطالبہ

میں نے آپ لوگوں کے سامنے قرآن کی دس آیتیں پیش کی ہیں جس سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ قیامت کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں اب میں آپ لوگوں سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اگر آپ لوگوں میں اگر کچھ خدا کا خوف ہے تو پورے قرآن سے کوئی ایک آیت ایسی لا کر دکھلا دو جس میں یہ کہا گیا ہو کہ ہم نے قیامت کا علم حضور ﷺ کو دے دیا ہے اور اس کا علم اب صرف خدا کے پاس نہیں ۔ھاتو برھانکم ان کنتم صادقین ۔بصورت دیگر ہٹ دھرمی اور ضد چھوڑ کر اپنے ان عقائد باطلہ سے فوراتوبہ کریں۔

حدیث رسول ﷺ سے اس کا ثبوت

قارئین کرام اس باب میں اب تک جو کچھ کہا گیا اس پر مزید کچھ کہنا یا لکھنا وقت کا برباد کرنا ہی ہے۔شیخ الحدیث صاحب رحمۃ اللہ علیہ فضائل اعمال میں ایک جگہ بڑی خوبصورت بات فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ جس نے ماننا ہے اس کیلئے ایک دلیل بھی کافی ہے اور جس نے نہیں ماننا تو اس کے سامنے دفتر کے دفتر کھول کر رکھ دو اس نے نہیں ماننا۔بہر حال مجھے بریلوی طبقہ سے تو کوئی امید نہیں ہے کہ وہ میری ان معروضات پر کچھ توجہ دیں گے اس لئے کہ خود اعلحضرت اپنے وصایا میں ارشاد فرماتے ہیں کہ شریعت پر تو امکان کی حد تک عمل کرتے رہو مگر میرا دین ومذہب جو میری کتابوں سے ظاہر ہے اس پر ہر فرض سے بڑھ کر فرض کی طرح عمل کرو اب ظاہر ہے میں نے جو شریعت اسلامیہ سے اصل بات آپ کے سامنے پیش کی ہے وہ مولوی احمد رضا خان صاحب کی کتابوں سے متصادم ہے لہذا بریلوی طبقہ ظاہر ہے اپنے پیشوا کی وصیت کے مطابق ان ہی کی ہی کتابوں پر ہر فرض سے بڑھ کر فرض کی طرح عمل کرے گا۔لیکن ہمارے وہ بھائی جو دین کا علم زیادہ نہیں رکھتے یقیناً ان کیلئے یہ مضمون راہ ہدایت ثابت ہوگا۔انک لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

☆ عن عمر بن الخطاب ؓ قال بینما نحن عند رسول اللہ ﷺ ذات یوم اذ طلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یری علیہ اثر السفر ولا یعرفہ منا احد حتی جلس الی النبی ﷺ فاسند رکبتیہ الی رکبتیہ ووضع کفیہ علی فخذیہ و قال یا محمد اخبرنی عن الاسلام قال الاسلام ان اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ و تقیم الصلوۃ وتوتی الزکوۃ و تصوم رمضان و تحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا قال صدقت فعجبنا لہ یسألہ و یصدقہ قال اخبرنی عن الایمان قال ان تومن باللہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ والیوم لاخر و تومن بالقدر خیرہ و شرہ قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک قال فاخبرنی عن الساعۃ قال ماالمسئول عنھا باعلم من السائل قال اخبرنی عن امارتھا قال ان تلد الامۃ ربتھا و ان تری الحفاۃ العراۃ العالۃ رعاء الشاء یتطاولون فی البنیان قال ثم انطلق فلبثت ملیا ثم قال لی یا عمر اتدری من السائل قلت اللہ و رسولہ اعلم قال فانہ جبرائیل اتاکم یعلمکم دینکم۔

﴿مشکوۃ المصابیح کتاب الایمان ص ۱۱ و اخرجه مسلم فی کتاب الایمان و اخرجه البخاری فی کتاب الایمان و اخرجه النسائی فی کتاب الایمان ایضا مع اختلاف یسیرا﴾

حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کی مجلس مبارک میں ہم بیٹھے تھے کہ اچانک ایک شخص ہمارے درمیان آیا جس کا لباس نہایت صاف ستھرا اور بہت زیادہ سفید کپڑے اور سر کے بال نہایت سیاہ اس شخص پر نہ تو سفر کی کوئی علامت تھی اور نہ ہم میں سے کوئی اس کو پہچانتا تھا بہر حال وہ شخص نبی کریم ﷺ کے اتنے قریب آکر بیٹھا کہ اپنے دونوں گھٹنے آپ ﷺ کے گھٹنوں سے ملادئے اور پھر اس نے اپنے دونوں ہاتھ اپنی دونوں رانوں پر رکھ دئے اس کے بعد اس نے عرض کیا اے محمد مجھ کو اسلام کی حقیقت کے بارے میں بتائیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ آپ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو اگر اس کی طرف طاقت رکھتے ہو (مسافر نے فرمایا) آپ ﷺ نے سچ فرمایا حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں تعجب ہوا کہ یہ شخص آپ ﷺ سے سوال بھی کرتا ہے اور پھر جواب کی تصدیق بھی کرتا ہے پھر اس شخص نے پوچھا اے محمد ایمان کی حقیقت کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا تم اللہ پر ایمان لاؤ اس کے فرشتوں پر ایمان لاؤ اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور قیامت کے دن پر ایمان لاؤ اور اس بات پر یقین رکھو کہ اچھا برا جو بھی ہوتا ہے سب نوشتہ تقدیر کے مطابق ہوتا ہے مسافر نے کہا آپ نے سچ کہا پھر اس نے پوچھا کہ احسان کی حقیقت کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ احسان کی حقیقت یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو کہ گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو اور اگر ایسا ممکن نہیں تو دھیان رکھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ **پھر اس شخص نے عرض کیا کہ قیامت کے بارے میں بتلائیں کہ کب آئیگی آپ ﷺ نے فرمایا اس بارے میں جواب دینے والا سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا** سوال کرنے والے نے پوچھا پھر اس کی نشانیاں ہی بتلا دیں ۔۔۔الخ (آگے حضور ﷺ نے اس کی چند نشانیاں بتلائیں جو عربی متن میں مذکور ہے وہاں سے دیکھ لیں اختصار کی بنا پر ترجمہ نہیں کیا جارہا ہے)

اس حدیث میں بھی حضور ﷺ نے قیامت کے علم کی نفی کرتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح سوال کرنے والے کو نہیں معلوم کہ قیامت کب واقع ہوگی اسی طرح جواب دینے والا بھی اس بات کا علم نہیں رکھتا کہ قیامت کب واقع ہوگی۔ مگر افسوس بریلوی طبقہ کے ایک قابل ذکر عالم مولوی احمد یار گجراتی صاحب نے اپنی کتاب جاء الحق میں اس حدیث کی جو تاویل کی ہے اس پر اہل علم کا سر شرم سے جھک جاتا ہے ملاحظہ ہو:

''اس میں حضور ﷺ نے اپنے جاننے کی نفی نہیں کی بلکہ زیادتی علم کی نفی کی ہے ورنہ فرماتے لا اعلم میں نہیں جانتا اتنی دراز عبارت کیوں ارشاد فرمائی؟ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اے جبرائیل اس مسئلہ میں میرا اور تمہارا علم برابر ہے کہ مجھ کو بھی خبر ہے اور تم کو بھی (پہلے تو صرف حضور ﷺ تھے اب تو گویا جبرائیلؑ کو بھی خبر ہوگئی واقعی جب اللہ عقل اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت چھین لیتا ہے تو یہی حال ہوتا ہے ۔۔ناقل) اس مجمع میں یہ پوچھ کر راز ظاہر کرنا مناسب نہیں۔ ﴿جاء الحق ص ۱۲۰ ناشر ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور اپریل ۲۰۰۲﴾

افسوس صد افسوس کے احمد یار گجراتی صاحب کو یہ یہودیانہ تاویل کرتے ہوئے ذرا بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے شرم نہ آئی افسوس کیا وہ بھول گئے کہ ایک دن مرنا ہے قیامت کے دن اللہ کے سامنے اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔ افسوس کہ احمد یار گجراتی صاحب جو بریلویوں کے ہاں مفتی کہلاتے ہیں انہیں یہ بھی نہیں پتہ کہ یہاں سوال و جواب جملہ اسمیہ میں کیا گیا ہے اور جملہ اسمیہ میں نفی ''ما'' کے ذریعہ کی جاتی ہے نہ کہ ''لا'' کے ذریعہ یہ ہے اس طبقے کے مفتیان حضرات کا علمی مقام۔ ملاحظہ ہو اس حدیث کی تشریح اور میرے موقف کی تائید میں ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

وما نافیه ای لیس الذی سئل عنها باعلم من السائل نفی ان یکون صالحا لان یسأل عنه فی امر الساعة لانها من مفاتیح الغیب لا یعلمها الا هو ﴿مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، کتاب الایمان، الحدیث ۲ ص ۱۲۷ ج ۱، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ﴾

اس جملے میں ''ما'' نافیہ ہے مطلب یہ ہے کہ جس سے سوال کیا جارہا ہے وہ سائل سے زیادہ جاننے والا نہیں اور یہ نفی اس طور پر ہے کہ جس سے قیامت کے علم کا سوال کیا جارہا ہے وہ اس بات کا مقتضی ہی نہیں ہے (کہ اس سے اس قسم کا سوال کیا جائے) اس لئے کہ قیامت کا علم غیب کی کنجیوں میں سے

ہے اس کا علم نہیں ہے مگر اللہ ہی کو۔

ملاحظہ ہو حافظ ابن کثیرؒ کا تشریحی قول:

ای لیس علمها الیک ولا الی احد من الخلائق بل مردها و مرجها الی الله عز و جل فهو الذی یعلم وقتها علی الیتقیین ولهذا لما سائل جبرئیل رسول الله ﷺ عن وقت الساعة قال مالمسئول عنها باعلم من السائل ﴿تفسیر ابن کثیر ص ۳۱۸ ج ۸﴾ **یعنی اس قیامت کے وقت خاص کا علم نہ آپ کو ہے نہ کسی اور مخلوق کو بلکہ اس کا مدار و مرجع بس خدا ہی ہے** پس وہی اس کے وقت معین کو جانتا ہے اور اس واسطے جب جناب جبرائیلؑ نے حضرت رسول خدا ﷺ سے قیامت کے وقت کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس میں مسئول کا علم سائل سے زیادہ نہیں (یعنی جس طرح آپ اس کو نہیں جانتے میں بھی نہیں جانتا)۔

یہی تشریح اور مطلب صاحب عمدۃ القاری، فتح الباری اور فتح الملہم نے بیان فرمایا ہے۔افسوس کے ان کابر امت جن کی ساری زندگی حدیث پڑھنے پڑھانے میں گزر گئی ان کو تو حدیث کا صحیح مطلب معلوم نہ ہوسکا مگر آج چودھویں صدی کے علامے کہتے پھرتے ہیں کہ ہم زیادہ عاشق رسول آ گئے ہیں اور اس بات کا مطلب یہ ہے تو یہ ہے۔یہی وجہ ہے کہ آج عوام میں جبہ و دستار کی کوئی فضیلت نہ رہی۔علماء سوء کی انہی کرتوتوں کی بناء پر آج عوام کا اعتبار علماء کے اقوال سے اٹھ چکا ہے۔ہم گلہ کریں بھی تو کس سے جب قوم کے رہبر و رہنما کہلانے والوں کا یہ حال ہو

مجھے رہزنوں سے گلہ نہیں تیری رہبری کا سوال ہے

فقہاء احناف کا فتوی

لو تزوج بشهادة الله و رسوله لا ینعقد و یکفر لاعتقاده ان النبی یعلم الغیب

﴿بحر الرائق ج ۳ ص ۱۵۵ کتاب النکاح دار الکتب العلمیہ بیروت﴾

اگر شادی کی اللہ اور اس کے رسول کا گواہ بنا کر تو نکاح منعقد نہ ہوگا اور کافر ہو جائے گا اپنے اس عقیدے کی بنیاد پر کہ نبی ﷺ غیب جانتے ہیں

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمة الله علیه کا عقیده

آپ نے پوچھا کہ تم سعدان کے کانٹوں کو جانتے ہو ہم نے عرض کی کے ہاں جانتے ہیں اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ وہ کانٹے سعدان کے کانٹوں کی مانند ہیں اور ان کی بڑائی کسی کو معلوم نہیں وہ خدا ہی کو معلوم ہے۔۔۔الخ ﴿غنیۃ الطالبین مترجم ص ۱۵۸﴾ آپ کا عقیدہ تو ہے کہ حضور ﷺ ماکان ما یکون ذرہ ذرہ حتی کے قیامت تک کا علم رکھتے ہیں مگر یہاں تو شیخ علیہ الرحمۃ نقل کر رہے ہیں کہ سعدان کے کانٹوں کو سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔۔؟؟؟

۔۔پس میں کہوں گا خبردار خبردار نہ ہٹاؤ پس مجھ کو بتلایا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ آپ کے بعد ان لوگوں نے کیا کیا نئی بدعتیں نکالی ہیں ﴿ایضا ص ۱۵۹﴾ اگر حضور ﷺ عالم الغیب ماکان ما یکون رکھتے ہیں تو بتلانے کی کیا ضرورت اس صورت میں تو تحصیل حاصل لازم آئیگا وھو باطل۔اس حدیث سے بریلوی طبقہ کو خاص طور پر عبرت پکڑنی چاہئے کہ قیامت کے دن اپنی بدعتوں اور خرافات کی وجہ سے آپ لوگ حضور ﷺ کے قریب بھی نہ پہنچ سکو گے اور راستے میں ہی روک دئے جاؤ گے سوچو اس دن ذلت و رسوائی اور حسرت کا کیا مقام ہوگا۔

علماء بریلویه کا فتوی

☆ یسئلک الناس عن الساعة قل انما علمها عند الله (سورہ احزاب آیت ۶۳) اس آیت کا ترجمہ بریلوی طبقہ کے پیشوا مولوی احمد رضا خان صاحب نے ان الفاظ میں کیا ہے"لوگ تم سے قیامت کا پوچھتے ہیں تم فرماؤ اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے۔لیجئے اس ترجمہ میں

مولوی احمد رضا خان نے ''ہی'' کا لفظ استعمال کر کے خود ہی قیامت کے علم کو اللہ کے ساتھ خاص کر دیا۔ اسی قسم کا ترجمہ مولوی صاحب نے ان آیات کا کیا ہے جسے ہم نے اپنے موقف کے تائید میں بطور استدلال پیش کیا ہے۔

☆ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نہیں کہتا کہ میں غیب جانتا ہوں تو میرے احکام غیب پر مبنی ہیں تاکہ تمہیں اعتراض کرنے کا موقع ہوتا جب میں نے یہ کہا ہی نہیں تو اعتراض بے محال ہے اور شریعت میں ظاہر ہی کا اعتبار ہے لہذا تمہارا یہ اعتراض بے جا ہے نیز لا اعلم الغیب فرمانے میں قوم پر ایک لطیف تعریض بھی ہے کہ کسی کے باطن پر حکم کرنا اس کا کام ہے جو غیب کا علم رکھتا ہو میں نے تو اس کا دعوی ہی نہیں کیا باوجود یہ کہ میں نبی ہوں تم کس طرح کہتے ہو کہ وہ دل سے ایمان نہیں لائے ﴿خزائن العرفان علی ترجمہ کنز الایمان از مولوی نعیم الدین مرادآبادی ص ۴۰۵، ضیاء القرآن پبلی کیشنز﴾

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں

مسلمانوں میں یہ عقیدہ کہاں سے آیا

قارئین کرام مسلمانوں میں انبیاء کیلئے علم الغیب اور اس قسم کے دوسرے غیر اسلامی عقائد شیعہ حضرات کی جانب سے آئے ہیں چنانچہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ اپنی مشہور و معروف تصنیف میں شیعہ حضرات کے عقائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

ان تمام کا عقیدہ یہ ہے کہ امام صاحب کو ایسا علم ہوتا ہے کہ جو چیز پچھلے زمانے میں ہو چکی اور آئندہ ہونے والی ہے، چاہے دنیا کے متعلق ہو اور چاہے دین کے متعلق ہر ایک کو جانتا ہے یہاں تک کے سطح زمین پر جس قدر کنکریاں اور مینہ کے قطرے پڑتے ہیں ان کی تعداد بھی اس کو معلوم ہوتی ہے اور درختوں کے جتنے پتے ہیں ان کے شمار سے بھی واقف ہے۔ ﴿غنیۃ الطالبین مترجم ص ۱۸۶، ۱۸۷﴾۔

یہی وجہ ہے کہ بریلوی اور شیعہ طبقہ کا ہر دور میں اتحاد و اتفاق رہا ہے۔ اس کی آنکھوں دیکھی مثال تو آپ یہاں بھی ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ جب ہم نے شیعہ حضرات کی اصل حقیقت لوگوں پر واضح کی تو فوراً بریلوی طبقہ میدان میں کود پڑا اور یہاں دیو بندی، بریلوی اختلافات کو چھیڑ کر شیعہ حضرات کی طرف سے عوام کی توجہ ہٹانے کی کوشش کی۔ میں نے جب یہاں شیعہ کی گستاخیوں پر مبنی اپنا ایک مضمون شائع کیا تو فوراً اس فورم کے ایک ممبر arabian کو اتحاد بین المسلمین کا نعرہ یاد آ گیا اور مجھے نصیحتیں کرنے لگے کہ ہمیں اس طرح کی چیزیں یہاں نہیں شیئر کرنی چاہئے ہم پہلے ہی انتشار کا شکار ہیں اس طرح کی شرارتیں نہیں کرنی چاہئے مگر موصوف خود ہر بریلوی اختلافی تھریڈ میں بریلویوں کی تعریف ہی کرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں بلکہ انھوں نے تو خود یہاں ایک اختلافی تھریڈ بنا ڈالی۔۔ کہاں گیا ان کا اتحاد بین المسلمین کا نعرہ۔۔؟؟؟ کیا انہیں اب یاد نہیں رہا ہے ہمیں اتحاد و اتفاق کے ساتھ کفار کے سامنے آنا چاہئے ان اختلافات کو نہیں چھیڑنا چاہئے۔۔ افسوس صد افسوس اس منافقت پر یہ ہے ان کا اصل چہرہ۔ واقعی ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور ،کھانے کے اور۔

کیا عالم الغیب ہونے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت ہے

ایک صاحب اولیاء کرام رحمۃ اللہ تعالی علیھم میں سے تھے آپ کی خدمت میں بادشاہ قدم بوسی کیلئے حاضر ہوا حضور کے پاس کچھ سیب نذر میں آئے تھے۔ حضور نے ایک سیب دیا اور کہا کھاؤ عرض کیا حضور بھی نوش فرمائیں آپ نے بھی کھائے اور بادشاہ نے بھی۔ اس وقت بادشاہ کے دل میں خطرہ آیا کہ یہ جو سب میں بڑا اچھا خوش رنگ سیب ہے اگر اپنے ہاتھ سے اٹھا کر مجھ کو دیدیں گے تو جان لونگا کہ یہ ولی ہیں۔ آپ نے وہی سیب اٹھا کر فرمایا ہم مصر گئے تھے وہاں ایک جگہ جلسہ بڑا بھاری تھا۔ دیکھا ایک شخص ہے اس کے پاس ایک گدھا ہے اس کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہے ایک چیز ایک شخص کی دوسرے کے پاس رکھ دیجاتی ہے۔ اس گدھے سے پوچھا جاتا ہے گدھا ساری مجلس میں دورہ کرتا ہے جس کے پاس ہوتی ہے سامنے جا کر سر ٹیک دیتا ہے۔ یہ حکایت ہم نے اس لئے بیان کی کہ اگر یہ سب ہم نہ دیں تو ولی ہی نہیں اور اگر دے دیں تو اس گدھے سے بڑھ کر کیا کمال دکھایا ﴿ملفوظات حصہ چہارم ص

۳۴۲،۳۴۳ فرید بک اسٹال لاہور ﴾۔

مجھے اس واقع سے اس وقت یہ بحث نہیں کہ آیا یہ واقع درست ہے یا غلط ۔۔میں آپ حضرات کو بتلانا چاہتا ہوں کہ اگر علم الغیب رکھنے میں حضور ﷺ کی کوئی فضیلت ہے ان کا کوئی اختصاص ہے تو یہ فضیلت یہ کمال تو ایک گدھے کو بھی حاصل تھا۔۔گویا اگر حضور ﷺ عالم الغیب نہیں تو بریلویوں کے نزدیک نبی ہی نہیں اور اگر عالم الغیب ہو بھی گئے تو ان میں آقا ﷺ کا کیا کمال کہ یہ فضیلت تو گدھے کو بھی حاصل تھی نعوذ باللہ استغفر اللہ۔۔افسوس ان حضرات کو کب عقل آئیگی۔آخر کب تک یہ لوگ اہلسنت کا لبادہ اوڑھ کر عشق رسول کے دعوے کر کے حضور ﷺ کی توہین کرتے رہیں گے۔

قابل حفظ اصول

قارئین کرام میں نے آپ کے سامنے نصوص قطعیہ سے یہ ثابت کردیا ہے کہ حضور ﷺ کو قیامت کا علم نہیں تھا اس اعتبار سے وہ ما کان وما یکون الی یوم القیامۃ کا علم بھی نہیں رکھتے مگر اس کے جواب میں الیاس قادری صاحب نے اپنے دعوے کے دلائل میں نہ تو قرآن کی کوئی آیت پیش کی اور نہ ہی کوئی حدیث متواتر بلکہ ایک تفسیر سے ایک حوالہ نقل کردیا اور تفسیر بھی ایسی کہ جس کے بارے میں میں نے تحقیق کی تو علماء سے یہی جواب ملا کہ اس تفسیر میں اکثر روایات اسرائیلیات میں سے ہیں اور موضوع ہیں ایسی کتاب سے عقائد کے باب میں دلائل پکڑتے ہوئے بریلوی طبقہ کو ہرگز حیا نہیں آتی۔

ان سب کے باوجود بھی یہ دلائل ہرگز ہمارے لئے قابل حجت نہیں اس لئے کہ ہم نے اپنا دعوی نصوص قطعی سے ثابت کیا ہے اور خود اس گروہ کے امام وپیشوا مولوی احمد رضا خان صاحب کا کہنا ہے کہ نص قطعی کے مقابلے میں خبر احاد (حدیث کی ایک قسم ہے)بھی نہیں پیش کی جاسکتی چہ جائیکہ کسی مفسر کا کوئی قول۔ ملاحظہ ہو؛

عموم آیات قطعیہ قرآنیہ کی مخالفت میں اخبار احاد سے استناد محض غلط ہے ﴿انباء المصطفی ص ۲۸۹، اعلحضرت نیٹ ورک﴾

اعتقادیات میں قطعیات کا اعتبار ہوتا ہے نہ ظنیات صحاح کا احاد صحاح بھی معتبر نہیں چنانچہ فن اصول میں مبرہن ہے

﴿الدولۃ المکیہ ص ۸۲ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ﴾

اسی طرح آپ کے مولوی احمد یار گجراتی صاحب مناظرے کے اصول بتلاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

وہ آیت قطعی الدلالت ہو جس کے معنی میں چند احتمال نہ نکل سکتے ہوں اور حدیث ہو تو متواتر ہو۔﴿جاء الحق ص ۵۱﴾

اب یا تو آپ اپنے دعوے کے اثبات میں اور ہمارے دلائل کے رد میں کوئی دلیل قطعی، نص قطعی یا حدیث متواتر لیکر آئیں یا دوسری صورت میں اس بات کا اعلان کریں کہ ہمیں یہ اصول منظور نہیں اور ہم اپنے اکابر کے ان اصولوں کے پابند نہیں ۔اسے کہتے ہیں کہ:

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں

اگر آپ اس بات کا اعلان کردیں تو ہم آپ کے دئے گئے دلائل کا بھی جواب دینے کیلئے تیار ہیں

آخری تنبیہ

ہم نے اس مضمون میں حضور ﷺ کے علم شریف کے متعلق جو مختصر بحث کی ہے اس کا تمام تر تعلق بریلوی طبقہ کے خانہ ساز علم قیامت اور علم غیب ما کان ما یکون ہی سے ہے۔اس کو اس پر محمول کرنا کہ معاذ اللہ ہم کو رسول ﷺ کے علم کی تنقیص مقصود ہے انتہائی بے ایمانی اور اعلی درجے کی شیطنت ہے

۔ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالی کے بعد کمال علمی میں حضور ﷺ کا ہی درجہ ہے:

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اللہ تعالی نے جو علوم و معارف آپ کو عطا فرمائے وہ بحیثیت مجموعی کسی دوسرے رسول کسی مقرب ترین فرشتے کو بھی عطا نہیں ہوئے آپ ہی ہیں وہ جن کے متعلق خدا کی مقدس کتاب نے شہادت دی:

وعلمک مالم تکن تعلم و کان فضل الله علیک عظیما اللہ نے آپ کو وہ علم سکھائے جو آپ کو پہلے حاصل نہ تھے اور اللہ کا آپ پر بڑا فضل ہے ۔آپ ہی ہیں وہ جن کے متعلق کتاب الہی کا بیان ہے :فاوحی الی عبدہ ما او حی خدا نے اپنے بندوں کے دل میں ڈال دیا جو ڈال دیا۔

آپ ہی معارف الہیہ کے آخری معلم اور علوم ربانیہ کے آخری مبلغ لیکن آپ کے علوم کو علوم الہیہ سے وہی نسبت ہے جو ایک مخلوق کو خالق سے ہوسکتی ہے نیز آپ کے علم کی اس غیر معمولی بلکہ بینظیر وسعت کی وجہ سے جمیع ما کان ما یکون کا عالم بھی آپ کو نہیں کہا جا سکتا کیونکہ نصوص قرآنی اور احادیث نبوی ﷺ اس کے خلاف ناطق ہیں جیسا کہ مختصراً معلوم ہو چکا۔پس ان سے روگردانی اور سرتابی کر کے آپکو عالم الغیب جمیع ما کان ما یکون ماننا محبت نہیں بلکہ معصیت اور موجب قربت نہیں خطرناک بغاوت ہے رسول ﷺ روحی وقلبی فداہ ﷺ کا ارشاد ہے:

لا تطرونی کما اطرات النصاری و عیسی بن مریم انما انا عبد الله و رسوله فقولو عبده و رسوله ۔تم مجھ کو خدا سے نہ بڑھاؤ جس طرح نصاری نے عیسی بن مریم کو بڑھایا میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کا رسول پس مجھے خدا کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔

صدائے عام ہے یاران نکتہ داں کیلئے

میں اپنے اس مضمون میں دیئے گئے تمام حوالوں کی ذمہ داری قبول کرتا ہوں اور تمام امت بریلویہ بشمول الیاس قادری صاحب کے،کو دعوت دیتا ہوں کہ میرے کسی ایک حوالے کو بھی اگر من گھڑت اور جھوٹا ثابت کر دیا گیا تو میں اس کیلئے ہر سزا بھگتنے کیلئے تیار ہوں۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ دنیا چیز ہی کیا ہے لوح وقلم تیرے ہیں

خاکپائے اہلسنت والجماعت دیوبند